رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible]

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانیوالا اکیلا اخبار ہر ماہ کی [illegible] کو شایع ہوتا ہے

KHILAFAT LIBRARY

یہدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

18 JAN 2[illegible] A.

م[illegible]

۱۔ اسلام کی خو[illegible] کرنا اور
دیگر مذاہب پر ا[illegible]
۲۔ سکھوں اور آریوں میں اشا[illegible] ادا کرنا
۳۔ دیگر مذاہب کے حملو[illegible] دینا
۴۔ راعی اور رعا[illegible] م رنا

ضوابط

[illegible] عوام سے تین روپیہ (لعہ)
[illegible] دیگر روپیہ بارہ آنے (عہ/۱۲)
[illegible] دوستوں سے دس روپے (عہ)
[illegible] پانچ روپے (عہ)
ممالک غیر سے آٹھ شلنگ

جلد (۲۰) | اخبار نور قادیان ۵ شعبان سنہ ۱۳۴۷ھ مطابق ۱۷ جنوری سنہ ۱۹۲۹ء | نمبر (۷)

باوا نانک رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب

اس کا دوسرا ایڈیشن بڑی آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ یہ وہی اڈیشن ہے جس کے خریدنے کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے سالانہ جلسہ پر دوستوں کو خاص سفارش فرمائی تھی۔ اس کا مفصل ذکر صفحہ ۲ پر ملاحظہ ہو۔ اگرچہ اسکی اصل قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنے ہے۔ مگر نور کے خریداروں سے ایک روپیہ آٹھ آنے لئے جائیں گے۔ لہذا نور کے خریداران کو درخواست کرتے وقت اپنا نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دینا چاہیے۔

اس کتاب کا گورمکھی اڈیشن بعض کیا بلکہ اکثر دوستوں کا مشورہ ہے کہ اس قیمتی کتاب کا گورمکھی اڈیشن بھی ضرور شائع ہونا چاہیے اور اسے بجائے دیگر ٹریکٹوں وغیرہ کے مفت تقسیم کیا جاوے گورمکھی حروف جگہ زیادہ لیتے ہیں۔ ٹائپ بڑا۔ کاغذ بھی اعلیٰ لگیگا۔ حجم بڑھ جائیگا خرچ معقول آئیگا۔ میں گورمکھی ترجمہ وغیرہ کی محنت کا معاوضہ مطلقاً دوستوں پر نہیں ڈالنا چاہتا۔ کیونکہ آجکل تبلیغی شعبہ مسلمانوں سے جس قربانی کا خواہشمند ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ میں یہ کام انشاء اللہ مفت انجام دونگا۔ ہاں طباعت کے اخراجات کا سوال اٹل ہے اور اسکے حل کی بھی ایک صورت ہو سکتی ہے۔ وہ یہ کہ دوست باوا نانک کے مذہب کو کثرت سے خریدیں۔ اور اللہ تعالیٰ جنہیں توفیق دے۔ وہ اس کتاب کے زیادہ نسخے خرید کر سکھوں نانک پنتھیوں تک پہنچائیں۔ وغیرہ میں مفت تقسیم سے ثواب حاصل کریں۔ انشاء اللہ اس کے دو عظیم الشان فائدے مرتب ہونگے (۱) سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کا دروازہ کھلیگا اور وہ باوا نانک کے مذہب جیسی ٹھوس معلومات سے لبریز کتاب کے مطالعہ سے اس نتیجہ پر بخوبی پہنچ سکینگے۔ کہ ان کا گورو اعظم اسلام سے بہت محبت رکھتا تھا کیں سکھ نانک پنتھی اور سناتنی دوست کیلئے تبلیغی نکتہ خیال سے یہ بہترین تحفہ ہے۔ (۲) اس کتاب کے منافع سے میں کوئی سروکار نہیں رکھونگا۔ وہ سب گورمکھی اڈیشن پر صرف ہوگا بعض منافع کی قلیل رقم گورمکھی اڈیشن کے لئے اکتفا نہیں کریگی اگر سکھوں ایسی دلاور اور ہندوؤں ایسی زیرک قوم میں تبلیغ اسلام کے اہم فرض کو ادا کرنے کے لئے اسلام کیواسطے اپنے پہلو میں درد مند دل رکھنے والوں کو بھی خاص توجہ سے کام لینا پڑے گا۔ اور اس گورمکھی اڈیشن کے ذریعہ خدا کے فضل سے سکھوں نانک پنتھیوں اور ہندوؤں میں حیرت کی سرعت کے ساتھ تبلیغ کا دروازہ کھل سکتا ہے اسے ہر ایک دوست بہتر سمجھ سکتا ہے سکھ نوجوانوں میں آجکل ایک خاص بیداری پیدا ہو رہی ہے اور اس بیداری سے فائدہ اٹھانیکا یہ بہترین طریق ہے۔ کہ انکے سامنے شری گورو نانک دیو جی مہاراج کا اصل مسلک کھاجاے۔ سو اس غرض کو جس خوبی کیساتھ باوا نانک کا مذہب جیسی جامع کتاب پورا کر سکتی ہے۔ وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ مزید تسلی کیلئے دوست اس اخبار کے صفحہ ۲ کو ملاحظہ فرماویں۔

یہ طریق بہت تکلیف دہ ہے۔ ٹھیک ۱۵ روز قبل بذریعہ اخبار اطلاع دیے جانے کے بعد بھی کچھ نمبر کران دوستوں کے نام وی پی گئے۔ جنکی میعاد خریداری ختم ہو چکی تھی۔ اس کے بعد اس وقت میرے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جبکہ وی پیوں کا ڈھیر واپس آگیا اگر کوئی صاحب آیندہ کے لئے نور کا ساتھ نہ دینا چاہتے ہوں تو مجھے ان پر کوئی گلہ نہیں۔ ہاں گلہ ہے تو صرف اس بات کا کہ جب پندرہ روز قبل اطلاع دی جاتی ہے۔ تو اگر کوئی مہربان آیندہ کیلئے کیوجہ سے نور کا ساتھ نہ دینا چاہتے ہوں۔ تو ان کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ بذریعہ کارڈ اور اگر کارڈ پر بھی دو پیسے خرچ کرنا پسند نہ کرتے ہوں۔ تو بھی بذریعہ بیرنگ خط ہی اطلاع دیدیں۔ کہ ان کے نام وی پی نہ کیا جائے۔ نور کی اشاعت پہلے بہت قلیل بلکہ اقل اور پھر وی پی بھی اس کثرت سے واپس ہوں۔ جس سے دفتر کو خاص رقم کا متحمل ہونا پڑے۔ تو ایک کارکن پر دوستوں کے اس طریق عمل کا جو اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اب یکم فروری کو پھر وی۔ پی ہوں گے۔ اور اسکی تفصیل کیلئے اسی اخبار کا صفحہ آٹھ ملاحظہ فرما دیں۔ اگر کوئی صاحب آیندہ سال کے لئے نور کا ساتھ نہ دے سکتے ہوں تو ان کا فرض ہے کہ صفحہ ۸ پر اپنا نمبر خریداری اور نام دیکھ کر فی الفور دفتر نور میں اطلاع دیدیں۔ ورنہ باوجود پیشتر اطلاع کے پھیر دی۔ پی واپس کرنا بہت ہی معیوب امر اور اخلاقی گناہ ہے۔

اخبار نور کی توسیع اشاعت کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے (مینیجر)

KHILAFAT LIBRARY

باوا نانک کے مذہب کا دوسرا اڈیشن

پہلے حجم ۱۵۰ صفحہ تھا۔ اور قیمت ۸ اب حجم ۲۵۰ صفحہ اور ایک عکسی تصویر کا اضافہ کاغذ لکھائی چھپائی سب اعلیٰ مگر قیمت صرف ۱۲ یہی وہ کتاب ہے جس نے مذہبی دنیا میں قابل رشک قبولیت حاصل کی تھی۔ اب اس کا دوسرا اڈیشن نہایت آب و تاب سے شائع ہوا ہے۔ اور اس میں سکھ مذہب کے متعلق اس قدر نادر تبلیغی اور مفید مواد جمع کر دیا گیا ہے۔ کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں۔ آپ کتاب کو دیکھیں اور پڑھیں۔ خود داد دینگے بعد از ملاحظہ اگر ناپسند ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اندر کتاب واپس کر کے اپنی قیمت لے سکتے ہیں بشرطیکہ کتاب میلی یا کوئی ورق خراب ہو گیا ہو۔ اسکے پہلے اڈیشن پر ملک کے مشہور و معروف اخبارات نے جو شاندار ریویو کئے انکا اختصار درج ذیل ہے۔

مسلم آؤٹ لُک لاہور اپنے ۱۸ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ فاضل مصنف نے اس قدر ٹھوس میٹریل اس کتاب میں بھر دیا ہے کہ کتاب کو ختم کرنیکے بعد آدمی کے دل میں یہ بات گڑ جاتی ہے کہ سکھ مذہب کا بانی قولاً و فعلاً مسلمان تھا۔ کتاب بالکل بے نظیر زبان اور لہجہ میں لکھی گئی ہے۔ یہ ایک ایسی خصوصیت ہے کہ آجکل مذہبی دنیا میں نایاب ہے۔ اس کا مطالعہ سکھوں اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کیلئے بے حد مفید ہے۔

المنیر جھنگ۔ اپنے ۸ جون سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ یہ ایک ایسی اعلیٰ پایہ کی کتاب ہے کہ جس کے دیکھنے سے فاضل مصنف کے اس دعوے کی حرف بحرف تصدیق ہوتی ہے۔ کہ اس کتاب کے مرتب کرنے میں پانچ ہزار سے بھی زیادہ اوراق پر نظر ڈالنی پڑی ہے۔ کتاب واقعی قابل دید ہے۔

نیر اعظم مراد آباد اپنے ۱۲ جون سنہ ۱۹۱۹ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔ کہ فاضل مصنف نے یہ کتاب نہایت تحقیق اور تدقیق کے ساتھ لکھی ہے۔

پیسہ اخبار لاہور۔ اپنے ۱۴ فروری سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ ایسے دلائل کے اسلحہ سے مسلح ہو کر جنگ کرنے والے جس میدان میں بھی جنگ کریں گے کامیاب ہونگے۔ پیسہ اخبار اپنے ۹ جون سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ قابل مصنف نے اس ضخیم کتاب میں بڑی تحقیق سے کام کیا ہے۔

روزانہ سیاست لاہور۔ اپنے ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۳ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ یہ مشہور مصنف کی ایک زبردست تصنیف ہے جس میں نہایت قابلیت کے ساتھ جناب باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

الفضل قادیان اپنے ۱۱ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ کتاب نہایت محنت اور قابلیت سے لکھی گئی ہے۔

خطیب دہلی۔ اپنے ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ یہ کتاب بہت محنت سے لکھی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ سکھوں اور مسلمانوں کے اتحاد کے لئے بے حد مفید ہے۔

میونسپل گزٹ لاہور اپنے ۱۹ جون سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ بلاشبہ یہ ایک قابل دید کتاب ہے

اخبار کشمیری لاہور۔ اپنے ۷ جون سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب جو سکھ مذہب میں تبلیغ اسلام کے لئے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ آپ نے یہ کتاب لکھی ہے جس میں نہایت قابلیت اور کمال وسعت معلومات سے یہ ثابت کیا ہے کہ بابا نانک صاحب مسلمان تھے۔ کتاب کو پڑھ کر بے اختیار مصنف کی اس جانکاہی عرق ریزی اور خلوص و ایثار کی تعریف کرنی پڑتی ہے۔

رسالہ النورش امرتسر۔ اپنے ۱۶ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ شیخ محمد یوسف صاحب تبلیغی میدان میں خاص شہرت رکھتے ہیں حال ہی میں آپنے ایک قابل قدر کتاب بابا نانک کا مذہب شائع کی ہے شیخ صاحب کی محنت قابل داد و لائق ستائش ہے۔ کتاب ہر نوع قابل دید ہے۔

اخبار آگرہ اپنے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ اس کتاب کے تیار کرنے میں حقیقت میں شیخ صاحب نے بڑی محنت سے کام لیا ہے۔ اس کی

باوا نانک کے مذہب کے جدید اڈیشن کی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	اس کتاب کے پہلے اڈیشن پر اخبارات کا تبصرہ	۱
۲	معزز سکھ اخبارات کی شہادتیں	۱۳
۳	متعصب آریہ اخبارات کا اعتراف	۱۴
۴	اکابرین کی شہادتیں	۱۵
۵	دیباچہ	۱۷
۶	ہندوؤں کے عقاید اور سکھ مذہب	۲۰
۷	پہلا عقیدہ وید سمرتی پران	۲۲
۸	دوسرا عقیدہ مسئلہ چھوت	۲۴
۹	تیسرا عقیدہ تیرتھ یاترا	۳۶
۱۰	چوتھا عقیدہ جنیئو	۴۱
۱۱	پانچواں عقیدہ مورتی پوجا	۴۵
۱۲	چھٹا عقیدہ سوتک پاتک	۵۰
۱۳	ساتواں عقیدہ اوتار	۵۴
۱۴	آٹھواں عقیدہ گئو پوجا	۵۸
۱۵	نواں عقیدہ مردہ کا جلانا	۶۱
۱۶	دسواں عقیدہ ذبیحہ و جھٹکا	۶۸
۱۷	گیارہواں عقیدہ تناسخ	۷۳
۱۸	سکھوں کے پانچ ککے	۸۰
۱۹	حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اور اسلام	۸۶
۲۰	کلمہ طیبہ اور حضرت باوا صاحب	۸۹
۲۱	نماز روزہ اور حضرت باوا صاحب	۹۳
۲۲	آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت باوا صاحب کی عقیدت	۱۰۲
۲۳	حج کعبہ اور حضرت باوا صاحب	۱۰۴
۲۴	قیامت پر ایمان اور حضرت باوا صاحب	۱۱۶
۲۵	عقیدہ ملائکہ اور حضرت باوا صاحب	۱۲۰
۲۶	قرآن مجید اور حضرت باوا صاحب	۱۲۳
۲۷	چولہ اور حضرت باوا صاحب	۱۲۸
۲۸	باوا صاحب کا دوسرا تبرک	۱۳۷
۲۹	اسلام اور حضرت باوا صاحب	۱۳۹
۳۰	عقیدہ شیطان اور سکھ مذہب	۱۴۲
۳۱	مسلمانوں کی رواداری	۱۴۴
۳۲	صوفیائے کرام اور حضرت باوا صاحب	۱۴۹
۳۳	حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے چلے	۱۵۵
۳۴	حضرت باوا صاحب کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید۔	۱۵۹
۳۵	حضرت باوا صاحب کے اسلام پر غیر جانبدارانہ شہادتیں	۱۶۵
۳۶	گرنتھ صاحب اور شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۰
۳۷	خاص قادیان میں سکھوں سے معرکۃ الآرا مباحثہ	۱۷۶
۳۸	مسلمانوں کے تعلقات سکھ گوروؤں سے	۲۰۱
۳۹	شری گورو گوبند سنگھ اور مسلمان	۲۳۴
۴۰	مسلمان اور سکھ	۲۳۶
۴۱	سکھ دھرم نماز اذان و قرآن پاک	۲۴۲

اخبار زمیندار لاہور۔ اپنے ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے۔ کہ اس کتاب میں سکھوں کی معتبر کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ باوا نانک صاحب مسلمان تھے۔

رسالہ دلگداز لکھنؤ اپنے ۱۹ جولائی سنہ ۱۹۱۹ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ مولوی محمد یوسف صاحب کی یہ ایک قیمتی تصنیف ہے اور قیمتی

KHILAFAT LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علیٰ رسولہ الکریم

باوانانک رحمتہ اللہ علیہ کا مذہب

الحمد للہ کہ میں اس کتاب کے دوسرے ایڈیشن چھپوانے کے قابل ہوا۔ یہ ایڈیشن بلحاظ اضافہ معلومات پہلے سے قریباً ڈبل اور بہ اعتبار لکھائی چھپائی۔ کاغذ بھی نمایاں فرق رکھتا ہے۔ مگر قیمت میں صرف ۸ کا اضافہ ہے۔ یعنی اول ایڈیشن کی قیمت ۸ تھی اور اسکی ۱۲ اور نور خریداروں سے ۸۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۱۹ء میں شائع ہوا تھا۔ باوجودیکہ قریباً ہر ایک مسلم اخبار نے اس کتاب پر بہت عمدہ ریویو کیا۔ مگر پھر بھی بڑی جد و جہد کے بعد اس کا پہلا ایک ہزار کا ایڈیشن پانچ سال میں فروخت ہوا۔ ایسی علمی اور نادر کتاب کی بکری کی یہ سست رفتاری کسی حالت میں بھی قابل تعریف نہیں کہی جاسکتی۔ بلکہ صریح حوصلہ شکنی ہے۔ اگر کوئی قوم یہ چاہتی ہے کہ اس میں لائق مصنفین پیدا ہوں تو اس کے لئے قدر دانی کا ہونا نہایت ضروری ہے۔ بدوں اس جذبہ کے قابل آدمیوں کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے۔ باوجود اس سرد مہری کے اس دوسرے ایڈیشن کے لئے جس بات نے مجھے دوبارہ آمادہ کیا وہ محض تبلیغی نقطۂ خیال ہے۔ اس وقت ہندوستان میں جس قدر تبلیغ کی ضرورت ہے۔ وہ اظہر من الشمس ہے۔ دوسرے الفاظ میں اگر ہندوستان میں مسلمان اپنے مستقبل کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں تبلیغی شعبہ کو بہت ہی استوار بنانا پڑے گا۔ اور پھر از روئے واقعات اس تبلیغی نقطۂ نگاہ سے سکھوں جیسی بہادر اور شجاع قوم جس قدر اقرب الی الاسلام ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ اگر اس کتاب کی وسیع پیمانہ پر سکھوں میں اشاعت ہو سکے تو یہ مذہبی اور تمدنی نقطۂ خیال سے کس قدر مفید ہو سکتی ہے اسکے لئے آپ اس کے اول ایڈیشن کے پیدا شدہ اثر کو ملاحظہ کیجئے باوجودیکہ وہ اڈیشن بہت سست رفتار سے فروخت ہوا اور پھر اسمیں بھی شاید ایک سو کتاب ہی سکھوں کے ہاتھوں میں پہنچی ہوگی۔ مگر اس نے سکھوں کی مذہبی فضا میں کیا اثر کیا وہ ذرا اپھائی امر سنگھ صاحب مالک شیر پنجاب (لائل گزٹ) کے الفاظ میں ملاحظہ کیجئے۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ

"ان کے تراشے ہوئے الزام کے زیر اثر بعض غیر سکھ مورخوں نے لبے دبے الفاظ میں دہرایا"

پھر دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ کہ

"بعض ناواقف طبقوں میں غلط فہمی پھیلانے میں کسیقدر کامیاب بھی ہوگئے۔ دوسری طرف بعض اصحاب کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ وہ انکی تحریروں سے ایک حد تک مبتلا ہوچکے ہیں" (ٹریکٹ ایڈیشن صفحہ ۲)

یہ اقتباس خود اپنی تشریح آپ ہی ہے۔ کسی قوم کی فضا کو بدلنا انکی ذہنیت کو تبدیل کرنا ایک عظیم الشان جد و جہد کو چاہتا ہے جہاں تک مواد کی بہم رسانی کا سوال ہے۔ اس کے لئے بیگانوں تک کو بھی اعتراف ہے۔ باقی جس قدر زیادہ اسکی اشاعت ہوگی اسیقدر زیادہ اس کا نیک ثمر پیدا برآمد ہوگا۔ اگر مسلمان ہندوستان میں اپنے مستقبل کو شاندار دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو باوجود اختلاف الرائے اور اختلاف عقاید کے انہیں مشترکہ کاموں میں ایک ہونا پڑے گا۔ ذرا اپنے ہمسایہ قوم کو دیکھئے۔ آریوں۔ سناتنیوں جینیوں۔ بدھیوں۔ دیوسماجیوں اور سکھوں وغیرہ کے عقاید میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مگر مشترکہ اغراض میں سب ایک ہیں برخلاف اس کے ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ایک رسول ایک۔ کتاب ایک۔ کلمہ ایک۔ قبلہ ایک۔ تمدن ایک۔ شریعت ایک۔ پھر ہمیں مشترکہ اغراض میں کس قدر ایک ہونے کی ضرورت ہے۔ وہ آج کوئی پوشیدہ راز نہیں رہا۔ اگر ہم یہ روح اپنے اندر پیدا کرسکیں۔ تو خدا کے فضل سے اب بھی اسلام ہندوستان کے کل ادیان پر غالب آسکتا ہے۔ اور ہمارا مستقبل ایک سنہری مستقبل بن سکتا ہے۔

اگر دوستوں نے اس علمی اور نادر کتاب کی توسیع اشاعت میں سعی بلیغ سے کام لیا۔ تو صرف یہی نہیں کہ ہم سکھوں کی دیہاتی آبادی میں اذان کے متعلق خون خرابے پیدا کرنے والے جھگڑے ہی بند کرسکیں گے۔ بلکہ انہیں ہم اس سے بھی زیادہ اسلام کے قریب لاسکیں گے۔ اور اگر ہم پوری سعی سے کام لیں۔ تو وہ وقت دور نہیں کہ سکھوں جیسی دلاور قوم کا وجود اسلام کے لئے ایسا ہی نفع بخش ثابت ہوسکے۔ جیسا کہ پٹھانوں اور مغلوں کا ہوا ہے صاحب ثروت لوگوں کا یہ فرض ہے کہ اس کتاب کو کثرت سے سکھوں اور نانک پنتھیوں میں مفت تقسیم کریں۔

اقتصادی حیثیت کے لحاظ سے ہندوؤں کا بیشتر حصہ یعنی اگورونانک دیوجی کا حلقہ بگوش ہے۔ ایسے لوگوں میں بھی اس کتاب کی تقسیم اپنے اچھے پھل لانے کا موجب ہو سکتی ہے۔ اگر دوستوں نے اسکی قدر دانی کی۔ تو پھر میں شاید اسکے گورمکھی اور ہندی اڈیشنوں کے چھپوانے کا بھی حوصلہ کرسکوں۔

آپ کی طرف سے حوصلہ افزا جواب کا منتظر
خاکسار۔ محمد یوسف اڈیٹر نور۔

اڈیٹر اخبار خالصہ سماچار ۲۶ دسمبر ۱۹۲۸ء کی چند منگھڑت تاویلات پر ایک نظر

ناظرین اخبار نور کو معلوم ہوگا۔ کہ میں نے پچھلے دنوں کیسوں کے متعلق ایک مضمون اخبار نور میں لکھا تھا۔ جس میں عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا تھا کہ کیسوں کا رکھنا خدا تعالیٰ کی عبادت میں شامل نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت کیسوں پر منحصر نہیں۔ اور نہ ہی ان کے رکھنے کا گرنتھ صاحب میں حکم ہے۔ میرے ان دلائل کا تو کوئی جواب میرے نہ آیا۔ اور آنا ہی کیا تھا۔ انکی بابت یہی کہکر خلاصی کا طریق سوچا۔ کہ "انہاں حوالیاں دا اسیں اک توں ودھ واری کھنڈن کرچکے آں"۔ اس کے لئے قرآن کریم اور احادیث کے چند مقامات سے منگھڑت تاویلات کرنے کی کوشش کی کہ کیسوں کا حکم قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی کیس رکھے۔ معاذ اللہ۔ پھر کیسوں کی تائید میں یہاں تک افراط و تفریط سے کام لیا۔ فرماتے ہیں کہ "انہاں کیساں دے رکھے بناں خدا مل ہی نہیں سکدا"۔

پیشتر اس کے کہ نمونہ کے طور پر انکی چند من گھڑت تاویلیں بمعہ ردیش کروں۔ اتنی عرض کرنی بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ میرے ان پیش کردہ دلائل سے آنکھیں بند کرکے گذر جانا نہ صرف یہی کہکر پیچھا چھوڑ لینا کہ "ہم انکا جواب دے چکے ہیں"۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ واقع میں دلائل ایسے تھے۔ کہ جن کا جواب دینا ناممکن ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ ورنہ کیا وجہ کہ ایک کا بھی جواب نہ دیا جائے حالانکہ

KHILAFAT LIBRARY

بعض دلائل ان میں ایسے بھی تھے۔ جن کو شاید کبھی بھی اس سے پہلے پیش نہیں کیا گیا۔

اب ہم نمونہ کے طور پر چند تاویلیں انکی پیش کرتے ہیں۔

(۱) حدیث کا ترجمہ یہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتی ہیں۔ کہ میں حیض کے دنوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔ اس سے انہوں نے استدلال کیا ہے کہ وہ کیس ہی تھے جن میں وہ کنگھی کیا کرتی تھیں۔ اسی اصول کے ماتحت انہوں نے اور بھی دو تین حدیثیں پیش کی ہیں۔

مجھے بہت حیرانی ہوتی ہے کہ یہ تاویل انہوں نے کس قاعدہ کے ماتحت کی ہے۔ اسکی بعینہ یہی مثال ہے۔ کہ ایک سادہ لوح بجائے باقاعدہ روٹی پکاکر کھانے کے آٹا پھانکنا شروع کردے اور پھر یہ کہدے کہ سب لوگ آٹا ہی تو کھاتے ہیں۔ بعینہ یہی طریق اس معترض نے اختیار کیا ہے۔ کہ حضرت عائشہؓ کنگھی کرتی تھیں۔ بس معلوم ہوا کہ آپؐ کے سر پر کیس تھے۔ واہ جی واہ تاویل کرتے وقت اتنا نہیں سوچا۔ کہ کنگھی کے لئے کیسوں کا ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ کنگھی تو ایک انچ بالوں میں بھی بخوبی ہو سکتی ہے۔ اور عورتیں عموماً اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے سروں میں چھوٹے چھوٹے بالوں میں کنگھی خوشی سے پھیرا کرتی ہیں اور حالانکہ وہ بال دو تین انچ سے زیادہ نہیں بلکہ کم ہوتے ہیں اور کوئی عقلمند ان بچوں کے بالوں کو کیس نہیں کہہ سکتا۔

دوسرا آجکل کے بعض نوجوان جو مغربی تہذیب کا شکار ہو رہے ہیں۔ اپنے انگریزی فیشن کے بالوں میں روزانہ کنگھی کرتے ہیں۔ مگر انکو کوئی کیس نہیں کہتا۔ پس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کنگھی کرنے سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ آپؐ کے سر پر کیس تھے پرلے درجہ کی ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔

(۲) دوسرا ثبوت جو پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ معراج والی رات میں انبیاء سے ملا۔ اور حضرت عیسےٰ ابن مریم سے ملا۔ جس کے بال گھنگھرالے تھے۔ اس سے پتہ لگا کہ حضرت عیسےٰؑ کے سر پر بھی کیس تھے۔ کسی نے کیسا ہی اچھا کہا ہے

جادو وہ جو سر چڑھ بولے

ثبوت ہو تو ایسا ہی ہو۔ معلوم ہوتا ہے یہ تاویل کرتے وقت انکے ذہن سے کیسوں کی تعریف و تشکل بھی زائل ہو چکی تھی۔ ورنہ ایسی تاویل کرنے پر انہیں جرأت نہ ہوتی۔ ہر ایک منصف مزاج جانتا ہے

کہ کیس تو وہ ہوتے ہیں۔ کہ جو لمبے لمبے بال کرکے جوڑے کی شکل میں باندھ دئے جاتے ہیں۔ اور جب اس طرح باندھے تو پھر گھنگھرالے اور غیر گھنگھرالے میں کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔ یہ تو پتہ تب ہی لگیگا۔ کہ جب چھوٹے چھوٹے بال ہوں۔ جیسے کہ بعض بچوں کے انچ انچ یا ڈیڑھ ڈیڑھ انچ بال مڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بچے کے بال گھنگرالے ہیں۔ مگر یہ کبھی بھی نہیں سنا گیا۔ کہ بھائی کھڑک سنگھ صاحب یا جگت سنگھ کے بال گھنگرالے ہیں۔ کیونکہ جب وہ جوڑے کی شکل میں اوپر باندھے گئے۔ تو اُن کا یہ پتہ لگنا کہ گھنگرالے ہیں یا سید ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو تبھی ہو سکتا ہے جبکہ بال چھوٹے چھوٹے ہوں پس حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانا کہ حضرت عیسےٰؑ کے بال گھنگرالے تھے۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ ان کے سر پر کیس بالکل نہیں تھے۔ بلکہ چھوٹے چھوٹے بال تھے۔

(۳) تیسری دلیل یہ پیش کی ہے کہ خانہ کعبہ کے حاجیوں کو حکم ہے کہ مکہ میں کیس رکھکر آنا چاہئے۔ حج اسی کا ہوگا جو کیس رکھکر آئیگا ورنہ حج نہیں ہوگا اگر کرے تو کوئی فائدہ نہیں۔ معلوم ہوا کہ تمام نیکی کی جڑھ کیس ہی ہیں۔

اسکو پڑھ کر اور بھی حیرت ہوتی ہے کہ کہاں لکھا ہے کہ حج سوائے کیسوں کے ہو ہی نہیں سکتا۔ قرآن کریم میں تو آیا ہے الحج اشھر معلومات فمن فرض فیھن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج وما تفعلوا من خیر یعلمہ اللہ۔ یعنی جو کوئی تم سے حج کا ارادہ کرے۔ وہ لڑائی جھگڑا اور باہمی فساد سے اجتناب کرے اور عورت کے پاس نہ جائے۔ اور جو بھی تم نیکی کا کام کروگے اللہ تعالےٰ اسکو جانتا ہے۔ اور یہاں سے صاف پتہ لگتا ہے کہ حج کی شرطیں یہ ہیں۔ کہ باہمی جھگڑا فساد کو ترک کرے عورتوں کے پاس نہ جائے اور بری باتوں سے پرہیز کرے اور کیسوں کا نام تک نہیں۔ بقول معترض تو چاہئے تھا کہ سروں پر کیس رکھ لیا کرو۔ اور حج کو جایا کرو۔ مگر ان کا ذکر تک نہیں پس معلوم ہوا کہ یہ معترض کا دعوےٰ بلا دلیل ہے۔ جو کہ اپنے ابطال میں دلیل کا محتاج نہیں۔ اب ہم آپ کے گھر سے ہی دلیل پیش کرتے ہیں۔ کہ حج کی شرطیں یہی ہیں جو میں نے بیان کی ہیں نہ کہ کیس۔ ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالہ صفحہ ۱۳۰

بھائی مردانہ کو فرماتے ہیں۔ "ایہہ راہ الہی ہے۔ جے مہر محبت خدمت کردیاں جائیے تاں فیض پائیدا ہے۔ اتے جے محبت ناسا مسخری کردیاں جائیے تاں حاجی نہیں ہونیدا۔" خالصہ صاحب ذرا انصاف سے کہنا گرو صاحب نے حاجی کیواسطے تین چیزیں ضروری قرار دی ہیں۔ مہر محبت اور خدمت الٰہی۔ یعنی یاد الٰہی اور کیسوں کا نام تک نہیں لیا۔ حالانکہ بقول آپ کے چاہئے تھا۔ کہ سوائے کیسوں کے اور کسی چیز کا نام تک نہ لیتے۔ پس یہاں سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ حج کے واسطے نیک کاموں کا کرنا اور برے کاموں سے بچنا شرط ہے۔ نہ کہ کیس۔ اب دیکھو بقول جناب معترض تو چاہئے تھا۔ کہ مردانہ کو گرو صاحب کیسوں کی تاکید کرتے کہ حج کی راہ ایسی ہے۔ کہ بغیر کیسوں کے کوئی فائدہ ہی نہیں۔ مگر ان کا نام تک نہ لینا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ یہ منگھڑت تاویل صرف انہی کے ذہن مبارک میں پیدا ہوئی۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ گرو صاحب حج کو گئے تو کیس رکھکر گئے یا۔

واراں بھائی گورداس جی میں حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے حج کعبہ کے متعلق لکھا ہے "کہ نیلا بانا پہن کر مکے بیٹھا آن۔ اکو اک خدا ہے۔ موہوں کہتے کلام۔ نیلا بانا پہن کر دھرے مصلے سیس۔ آسا کوزہ پاس رکھ پوری کرے حدیث۔" کہئے خالصہ جی کیا وہی شرطیں حج کی ہیں۔ جو ہم نے بیان کی ہیں۔ آپ نے نیلے کپڑے پہنے۔ لوٹا پاس لیا۔ اور جاکر مصلے پر سجدہ کیا۔ اور نماز پڑھی اور پھر یہ بھی بتایا۔ کہ حدیث کے مطابق شرطیں پوری ہوگئیں۔ بس گرو صاحب کا کیسوں کا نام تک نہ لینا پھر آپ بھی حدیث کی بتائی شرطوں کو پورا کرکے حج کو جانا اس امر کا ثبوت ہے۔ کہ کیسوں والی نئی منطق آپ کو ہی سوجھی ہے۔ تیسرا رد اس کا یہ ہے کہ اگر حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم اور حدیث کے مطابق کیس خود بھی (معاذ اللہ) رکھے اور لوگوں کو بھی حکم دیا جس طرح باقی فرائض مثلاً نماز روزہ حج وغیرہ کو خود بھی بڑی پابندی سے ادا کرتے اور لوگوں بھی حکم کرتے تھے۔ تو چاہئے تھا۔ کہ جس طرح انکے خدام ہزاروں کی تعداد میں نمازیں پڑھتے اور روزے رکھتے اور ہزاروں روپیہ سالانہ خرچ کرکے بیت اللہ کا حج کرتے ہیں اسی طرح کیس بھی ان کے سر پر ضرور ہونے چاہئے تھے۔ کیونکہ جن عبادات پر جان و مال کا خطرہ ہو۔ جب اسکو کرنے سے مسلمان دریغ نہیں کرتے۔ تو وہ کیس جن پر ایک پیسہ بھی خرچ نہیں ہوتا یہ تو ہر ایک مسلمان کے سر پر ہونے چاہئے تھے۔ مگر دنیا میں ایک بھی ایسے

KHILAFAT LIBRARY

مسلمان کا نہ ملنا جن کے سر پر سکھوں کی طرح کیس ہوں اس امر کا ثبوت ہے کہ نہ ہی حضرت رسول کریم نے خود کیس رکھے اور نہ ہی لوگوں کو حکم دیا۔ اور نہ ہی قرآن و حدیث میں ان کے رکھنے کا حکم ہے۔ چوتھے اگر کیس ایسے فرائض میں سے تھے۔ جن کا تارک خدا کو مل ہی نہیں سکتا۔ تو چاہیئے تھا کہ اس کے تارک کو بھی ویسے ہی برے اور سخت الفاظ سے یاد کیا جاتا جیسے تارک نماز کو سخت الفاظ سے گرنتھ صاحب میں یاد کیا ہے۔ میں بطور نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

پنج وقت نماز گذار ہیے پڑھیے کتیب قرآن۔

گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۴۰ سری راگ محلا گھرلہ

فریدا بے نماز اکتیا ایہہ نہ بھلی ریت
کدے نہ آیوں چلکے پنجے وقت مسیت
اُٹھ فریدا استیا صبح نماز گذار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نویں سو سر کیجے کائے
کنے ہیٹھ جلائیے بالن سندے تھائے
لعنت بر سر تہناں دے جو ترک نماز کرین
تھوڑا بہتا کھٹیا بھو ہتھہ گوین

جنم ساکھی صفحہ ۲۲۱

بخوف طوالت انہی پر اکتفا کرتا ہوں ان سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ بے نماز کو کتا۔ لعنتی۔ اپنے سارے اعمال کو ضائع کرنے والا وغیرہ قرار دیا ہے۔ اگر کیس بھی ایسے ہی واجب (بلکہ بقول آپ کے تو اس سے کہیں بڑھ کر) ہی ہاتھے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ ان کے نہ رکھنے والے کو بھی سخت ڈانٹ ہوتی۔ اور برے برے الفاظ سے یاد کیا جاتا ہے مگر ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ گرنتھ میں ایک بھی ایسا شبد نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ کیسوں کا تارک خدا کا دشمن یا لعنتی ہوتا ہے اگر گرنتھ میں کیسوں کی بابت ہے تو یہ ہی ہے۔

"بھا دیں لانبے کیس رکھ بھا دیں گھر ڈ منائے" گرنتھ صاحب صفحہ ۲۱۵۴ شبد ۲۹۔ جوگ نہ منڈی منڈ منڈائے جوگ نہ سنگھی وائے۔ صفحہ ۱۱۴۹ محلہ یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ کیسوں کا دیدار الٰہی سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اور نہ ان کا تارک مورد الزام ہے۔ مگر مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آنجناب نے کس اصول کے ماتحت یہ لکھ دیا۔ "انہاں کیساں دے رکھے بنا خدا مل ہی نہیں سکدا" ہمیں حیرت آتی ہے کہ خدا تعالیٰ کا ملنا اگر بالوں پر ہی موقوف تو کیا وجہ کہ ۔ ... مثلاً ریچھ وغیرہ جن کا سارا بدن ہی لمبے لمبے بالوں سے پُر ہوتا ہے۔ خدا کے پیارے مقرب نہیں بن سکتے۔ ان کو تو سب .... سے زیادہ خدا ملنا چاہیئے مگر کوئی معقول پسند کبھی بھی اس بات کو تسلیم نہیں کرے گا اگر ایسا نہیں اور یقیناً نہیں تو آپ کا یہ دعوا کہ انہاں دے رکھے بنا خدا ملدا ہی نہیں۔ محض خیالی پلاؤ ہے۔ جس کی کوئی بھی حقیقت نہیں۔

باقی پہلے دلائل تو آپ نے یہی کہکر ٹال دئے۔ کہ ان کا جواب دیا گیا ہے۔ اب ہم چند سوال پھر آپ کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں۔ کیا ان کے جواب کی توقع رکھوں۔

سوالات

(۱) اگر نجات کیسوں پر ہی موقوف تھی۔ جیسا کہ آپ کا دعوےٰ ہے۔ تو کیا وجہ کہ پہلے نو گرد صاحبان نے کیس نہ رکھے۔

(۲) اگر گرد صاحبان بھی کیس رکھتے تھے۔ اور کیسوں کے تارک کو خدا تعالیٰ سے دور اور لعنتی سمجھتے تھے۔ تو براہ کرم شری گرنتھ صاحب سے اس کا ثبوت دیجئے۔

(۳) اگر کیس رکھنے کے بغیر خدا مل ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے۔ تو اتنی تاکید میں کیوں گرو نانک جی نے شبد نہیں کہے اور گرنتھ میں یہ جو لکھا گیا ہے۔ اس کے کیا معنے

کبیر پریت اک سوں کیئے تا دبدھا جائے۔ بھا دیں لانبے کیس رکھ بھا دیں گھر ڈ منائے۔ گرنتھ صاحب صفحہ ۲۱۵۴ شبد ۲۹۔ ایسے شبد کو کیوں گرنتھ صاحب میں درج کیا گیا۔ اور اس کے خلاف کیوں کسی نے آواز نہیں اٹھائی۔ کیا بھگت کبیر ایسا کلمہ بول کر خدا کو نہیں مل سکے۔

(۴) اگر کیسوں پر ہی نجات گورو نانک صاحب سمجھتے تھے تو کیا وجہ کہ نماز روزہ کی تائید میں تو بڑی سختی سے تاکید کریں۔ مگر کیسوں کی بابت کچھ نہیں کہا۔ وہ ان کے بارے میں کیوں چپ ہے۔

(۵) اگر سر کے بالوں پر ہی خدا کی ملاقات کا دارومدار ہے۔ تو وہ لوگ جن کے سر پر بوجہ بیماری سارے بال ہی اڑ جاتے ہیں۔ ایسے لوگ بعض علاقوں میں عموماً اور کشمیر میں خصوصاً ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کیا یہ بے چارے خدا کی ملاقات سے محروم ہی رہ جائینگے کیا ان کا محروم رہنا ظلم نہیں۔ اور سکھوں میں بھی ایسے بعض لوگ ہوں گے جن کے سر پر بوجہ بیماری کوئی بال نہ ہو۔ ان کی رہنمائی کیواسطے گرنتھ صاحب نے کون سا طریقہ پیش کیا جس کو اختیار کر کے وہ خدا کو مل سکیں۔ اور اگر کوئی نہیں تو کیوں نہیں۔ یہ تو صریح بے انصافی ہے۔ اور ظلم ہے .... اور نیز یہ بھی بتاؤ کہ ان لوگوں کے واسطے یہ طریقہ کیوں فائدہ مند نہیں

(۶) دو آدمی ہوں۔ ایک بغیر بالوں کے ہو۔ اور وہ خدا کی عبادت رات دن کرے۔ اور خیرات کرے اور کسی پر ظلم نہ کرے مگر دوسرا کیس رکھ کر چوری کرے۔ ڈاکے مارے اور خدا تعالیٰ کا نام تک نہ لے۔ مخلوق خدا پر ظلم کرے۔ اب کیا پہلا باوجود نیک کام کرنے کے صرف کیسوں کے نہ ہونے کی وجہ سے خدا کو نہ مل سکیگا۔ اور دوسرا صرف کیسوں کی وجہ سے خدا تعالیٰ کو جا ملیگا۔ اگر اسی طرح ہے تو اس سے بڑھکر اور ظلم کیا ہو سکتا ہے۔ اور اگر نہیں تو پھر کیسوں کا کیا فائدہ کیا میں جواب کی توقع رکھوں۔

سکھ دوستوں کا دلی خیر خواہ اپنے خادم
عبد اللہ بگو لوی طالب علم احمدیہ کالج قادیان

اِسلام کی پُکار

(از قلم جناب خان بہادر میرزا سلطان احمد صاحب خالف پنشنر قادیان)

سارا قرآن مجید پڑھ جاؤ۔ اور پھر کہو کہ وہ آیا کیوں؟ اور اس کے آنے کا منشا کیا تھا؟ اور ہے۔ وہ تو بار بار یہ کہہ رہا ہے تعالوا الیٰ کلمۃ سواءٍ بیننا وبینکم پھر کہتا ہے بلّغ ما انزل الیک من ربّک پھر کہتا ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ان آیات بالا کے عمل میں کہاں تک ساعی رہتے ہیں میرے خیال میں تو بہت سے ایسے ہی ہوں گے۔ کہ جن کی نظروں سے سوائے اس کے کہ لصیغہ تلاوت قرآن مجید پڑھتے ہوں۔ کبھی کبھی یا گاہ بگاہ ان آیات سے بلا اس کے کہ ان کے معانی پر عبور کریں ناظر بالفاظ ہوتے ہوں۔

اسلام کو جواب تک ترقی یا رونق ہو چکی ہے۔ نہ تو وہ ملا کی محتاج ہے۔ اور نہ شمشیر و تیغ کی۔ وہ اگر محتاج ہے تو ان لوگوں کی کہ جو صوفیائی جامہ پہن کر مختلف ممالک میں گئے اور وہاں جا کر شب و روز موثر نمازوں کے ساتھ انہوں نے

KHILAFAT LIBRARY

مختلف لوگوں کو تبلیغ کی۔ اور چند ہی دنوں میں غیر قوموں اور غیر لوگوں کی نسلوں کو سلک اسلام میں منسلک کرکے دکھا دیا۔ جب تک یہ بات اب بھی ہم میں نہ ہو۔ تب تک ہم ترقی نہیں کر سکتے خواہ کچھ بھی کریں۔

مجھے تسلیم ہے کہ ہمارے صوفیائے کرام کی برکتوں اور یورش روحانی سے اسلام میں وہ نسلیں آئیں۔ جن کے بزرگ اور اسلاف مدتوں سے اسلام کے مخالف چل رہے تھے۔ لیکن ان شیران تصوف نے وہ کچھ کرکے دکھلایا کہ بس کمال ہو گیا۔

شیراں بلرزہ اند بہ بیشہ ز دیدنش
آں را ز نصرت است ز امداد احمدی
شیراں ز ہیبتش ہمہ روباہ گشتہ اند
آں را کہ قوت است ز شرع محمدی
از نصرت رسول نصیب نظام دیں
یارب عطا کنی ز تو الطاف سرمدی

جب ہم غور سے دیکھتے ہیں تو اسلام کی ترقی اسی حالت میں منحصر رہی ہے کہ جب مسلمان بغیر کسی فساد اور شر کے بطور ایک مجموعی ملت اور مجموعی قوم کے سامنے تبلیغ کے ہوں ملک چین میں اسلام نے ترقی کی تو بحیثیت ایک مبلغ ہونیکے ہندوستان میں جب ترقی ہوئی تو قاسم حملہ آور کے پہلے شروع ہو گئی تھی۔ حضرت خواجۂ خواجگان اجمیری قدس اللہ سرہٗ نے وادی اجمیر میں بیٹھ کر جو کچھ ترقی کی وہ سب صوفیائے علم اور جھنڈے کے نیچے تھی۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ جب مغلوں کی سلطنت اور مسلمانوں کی حکومتیں رفتہ رفتہ سرزمین ہندوستان سے رخصت ہوتی گئیں۔ اس وقت سارے ہندوستان میں صرف ڈیڑھ کروڑ کے قریب مسلمانوں کی تعداد تھی۔ اس کے بعد نہ تو مسلمانوں کی حکومت ہی قائم ہوئی اور نہ شمشیر و تیغ کے ذریعہ ہی کچھ کیا کرایا گیا۔ اس وقت جو ساڑھے پانچ کروڑ مسلمان بڑھ گئے ہیں کیا اس سے یہ معلوم نہیں ہو سکتا۔ کہ اسلام کی ترقی شمشیر یا جنگ و جدال کے ماتحت نہیں ہے۔

صرف یہ ترقی اور یہ جلال مذہب اسلام صرف تبلیغی مراحل کی راہوں سے ہندوستان کی سرزمین سے آشنا ہوا اصول یہ نکلا کہ جب تک تبلیغ نہ ہو اسلام بڑھ نہیں سکتا۔ اور نہ ترقی پا سکتا ہے۔ اصل میں دیکھا جائے تو لقول ایک شخص کے مذہب اسلام میں جس قدر افراد پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب اس وقت براہ راست مبلغین کا درجہ رکھتے ہیں انکی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ تبلیغ اسلام کریں۔ آپ لوگوں نے دیکھا ہو گا۔ کہ اگر کوئی شخص افریقہ کے جنگل میں بھی مسلمان ہو جائے۔ تو کسی مجلس میں اسکول کا بچہ بھی سن لے تو وہ بھی کہتا ہے۔ الحمد للہ۔ اس بچے سے اگر کوئی پوچھے کہ تم کیوں شکریہ ادا کرتے ہو۔ فوراً کہد یگا ہمارا ایک بھائی بڑھ گیا ہے۔ تو ہم شکریہ نہ ادا کریں۔ یہ بات اور اسی قسم کی اور باتیں یہ ثابت کرتی ہیں۔ کہ ہر مسلمان بچہ جوان یا بوڑھا مرد یا عورت فطرتاً یہ سے رکھتے ہیں۔ ان حالات میں کیا یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ تبلیغ کرنا مسلمانوں کا ایک جدی یا فطرتی فرض ہے۔

موجودہ تبلیغ ہندوستان میں اس وقت تک جس قدر تبلیغی انجمنیں کام کر رہی ہیں۔ قابل شکریہ ہیں۔ اور خدا کی یہ مہربانی ہے کہ باوجود اس قدر فرقہ بندیوں کے بھی موجودہ تبلیغی انجمنیں پائی جاتی ہیں۔

لیکن ان انجمنوں میں جو نقص ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان میں اتحاد عمل نہیں پایا جاتا۔ اس وجہ سے ان کی تمکنت اور شوکت وہ درجہ نہیں رکھتی جو ہونا چاہیئے۔

غرض میرا یہ منشا اور مدعا ہے کہ ایک ایسی تبلیغی انجمن قائم کی جائے۔ جو باوجود قیام فرقہ بندیوں کے بھی ایک ہی رنگ رکھتی ہو۔ وہ اس طرح پر کہ ہر شخص اس مسلم تبلیغی انجمن میں داخل ہو۔ اور ایسا داخلہ بلا اس شرط کے ہو کہ وہ فرقہ بندی توڑ دے۔ ہر فرقہ کا آدمی یہ عہد کرے کہ وہ بغیر کسی تفرقہ بندی کے خالصاً لوجہ اللہ یہ کام کر رہا ہے۔

اس مسلم تبلیغی انجمن میں کسیکو یہ حق نہ ہو گا۔ کہ اپنے فرقہ کی بابت کوئی خاص اعلان کرے۔ بلکہ اس کا یہ کام ہو گا۔ کہ وہ غیر مذاہب کو دائرہ اسلام میں لاوے۔ ہاں آگے یہ نو مسلم ہر طرح آزاد ہوں گے۔ کہ وہ جس گروہ سے چاہیں وابستہ ہو سکیں

روپیہ اور تبلیغی فرائض میرے خیال میں جب تک روپیہ نہ ہو گا۔ تب تک تبلیغی فرائض کی تکمیل ناممکن ہے۔ ہمارے نزدیک روپیہ کا ہونا واجبی اور ضروری ہے۔ لہذا میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ میری شرکت سے ایک تبلیغی انجمن موسومہ التبلیغ المسلم کی بنیاد رکھی جائے۔ اور اس کے واسطے کام شروع کرنے کے لئے کم سے کم ایک ہزار روپیہ ہونا چاہیئے۔ جس کے واسطے میں اپنی گرہ سے ایک سو روپیہ پیش کرتا ہوں اور

ایک سو روپیہ عزیز مکرم میرزا عزیز احمد صاحب ایم اے سی عطا فرماتے ہیں۔

ایک سو روپیہ عزیزم میرزا رشید احمد صاحب دیتے ہیں

یہ روپیہ جو جمع ہو۔ اس کے واسطے ایک امین آدمی خزانچی مقرر ہونا چاہیئے۔ جس وقت یہ رقم پانچ سو تک پہنچ جائیگی۔ اس وقت سات آدمیوں کی مشورت سے امین مقرر کیا جائیگا۔

ہر ممبر انجمن اور ہر شخص غیر ممبر انجمن کو بھی یہ اختیار ہو گا۔ کہ جب وہ چاہے حساب کتاب دیکھ لیا کرے۔ غرض اس انجمن کا حساب کتاب ہر شخص کیواسطے کھلا رہیگا۔

جو شخص یا جو لوگ یہ روپیہ بھیجیں اور جس شخص کا چندہ سو روپیہ ہو یا کم و بیش ہو۔ وہ براہ راست میرے پاس بھیجدے۔ اور میں اپنی ذمہ واری سے امین تک اسکو پہنچا کر اس کی رسید شامل رجسٹر کرالوں گا۔

روپے کے جمع ہونے پر یہ دیکھا جائیگا۔ کہ کون کون یا کس قدر آدمی اس انجمن میں کام کرنے کے لئے تنخواہ دار یا بلا تنخواہ مقرر ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح پر مبلغین کے واسطے ایک رجسٹر کھولا جائیگا۔ جس سے ان کی تعیناتی حلقہ وغیرہ کی بابت کمیٹی منعقدہ میں ممبران تجویز پاس کریں گے۔

یہ اعلان بغرض قیام اس انجمن کے بدیں غرض نہیں دیا جاتا۔ کہ دوسری تبلیغی انجمنوں کے ساتھ مقابلہ میں رکھ کر یہ کام کیا جائے۔ بلکہ اس واسطے کہ یہ انجمن بطور ایک مجموعی انجمن کے کام کرکے دکھائے۔

سکھوں میں تبلیغ

شری گورو نانک جی رحمۃ اللہ نے اپنے ملفوظات میں تیس ۳۰ حرفوں کو گن گن کر لکھ دیا ہے کہ ہر لفظ سے برکت ڈھونڈو اور یہ آپ کا اشارہ ہندو مسلمان سب کے لئے ہے۔ صرف مسلمانوں کیلئے ہی مخصوص نہیں ہے۔ وہ جو راستہ باز تھے

ہیں۔ وہ جو خدا کرتار کے مقرب ہوتے ہیں۔ وہ جو نصیحت لوگوں کو کرتے ہیں۔ پہلے خود کر کے دکھلا دیتے ہیں۔ پھر دوسروں کو کرنے کیلئے ہدایت کرتے ہیں۔ کہ اے لوگو تم بھی ہماری طرح پیروی کرو۔ تاکہ کرتار پاک کی درگاہ میں وفادار عاشق کہلاؤ۔ حضرت گرو نانک دیو جی رحمۃ اللہ علیہ خدا کی آپ پر لاکھ لاکھ رحمتیں اور فضل ہوں۔ میرا دل درد سے پُر ہے۔ کہ میں ان سب گورو جی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے وفادار عاشقوں کے لئے دعا کروں آپ کے وفادار عاشق وہی ہیں۔ جو اپنے پیدا کرنے والے کرتار پاک سے تعلق یاری پیدا کریں۔ شری گرو صاحب جنم ساکھی بھائی بالا میں فرماتے ہیں۔

ی۔ یاری کر رب سوں اب چل جب اراج

اِک اکیلا نا انکا کسے ہووے محتاج

جنم ساکھی کو غور سے مطالعہ کرو جس میں یہ لکھا ہے۔

تیتے حرف قرآن دے تیتے سپارے کین

لس وچ بند نصیحتاں سنکر کر دیقین

اور تیس شبدوں کو حفظ یاد کر لو۔

ط طلب کر راستی دین رسال۔ جنہاں ڈٹھیاں کہ جادین ٹوٹے مایا جال

اس شبد کو ہم اسطرح بھی حل کر سکتے ہیں۔ رسال سے مراد رسول یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے اے انسان تو اللہ تعالےٰ کے حضور دردِ دل سے دعا کر تاکہ تجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہو۔ کیونکہ ان کے دیدار فیض آثار سے دین و دنیا کے دُکھ دُور ہو جائیں گے۔

غلام محی الدین سب پوسٹ ماسٹر چشتی نانگی متوطن ڈیرہ نانک

اعلان

انتخاب نمایندگان مجلس مشاورت ۱۹۲۹ء کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد جملہ انجمنہائے جماعت احمدیہ کی اطلاع کیلئے لکھا جاتا ہے کہ پچھلے سال مجلس مشاورۃ کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ مجلس مشاورۃ کیلئے نمایندگان ماہ جنوری کے پہلے ہفتہ میں ہی منتخب ہو جانے چاہئیں۔ لیکن میری کوتاہی سے احباب کو پہلے اطلاع نہ دی جا سکی اور نہ ہی جلسہ سالانہ سے پہلے مجلس مشاورۃ کی رپورٹ شائع ہو سکی۔ اب اس ضروری اعلان کے ذریعہ جملہ انجمنہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعتوں کے باقاعدہ اجلاس منعقد کر کے نمایندگان کے انتخاب سے خاکسار کو اطلاع دیں۔ نیز جملہ احباب اس امر سے بھی مطلع رہیں۔ کہ مجلس مشاورۃ میں سوالات (بجوابات کیلئے) بھجوانیکا حق صرف نمایندگان کو ہی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جلد سے جلد جماعتیں اپنے اپنے نمایندے منتخب کر کے مطلع فرما دیں تا حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح یکم مارچ تک سوالات پہنچنے پر محکمہ جات متعلقہ جوابات بآسانی طیار کر سکیں۔ اور تنگی وقت کیوجہ سے سوالات کے جوابات طیار ہونے سے رہ نہ جائیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء تک جملہ انجمنہائے احمدیہ اپنے اپنے نمایندگان کے اسمار گرامی سے خاکسار کو مطلع فرما دیں گے۔ والسلام

خاکسار یوسف علی

سیکرٹری مجلس مشاورۃ

KHILAFAT LIBRARY

غیر ممالک کے خریداروں کو اطلاع

غیر ممالک کے حسب ذیل خریداران کی قیمتیں ختم ہیں اور بعضوں نے تو تین تین سال سے چندہ نہیں ادا کیا غیر ممالک میں وی۔ پی جا نہیں سکتے۔ لہٰذا یہ دوست جلد بذریعہ منی آرڈر اپنی قیمت بھیجکر مشکور فرماویں۔ ورنہ ۱۵۔ فروری سے مجبورًا اخباران کے نام سے بند کر دیا جائیگا۔ اسمار معہ نمبر خریداری مندرج ذیل ہیں۔

(۱) جناب عبدالحمید صاحب۔ (۲) ایم محمد بشیر صاحب (۳) جناب اکبر علی خانصاحب (۴) جناب ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب (۵) مسٹر عمر حیات خاں صاحب (۶) جناب دوست محمد اینڈ برادرز (۷) شیخ عبدالعزیز صاحب (۸) جناب عبداللہ براویس۔ (۱۰) سیٹھ ابوبکر صاحب (۱۲) جناب محمد حسین صاحب۔ (۱۳) جناب عبداللہ خاں صاحب (۱۴) سیٹھ عثمان یعقوب صاحب (۱۵) ایم میراں بخش صاحب (۲۹) جناب محمد ایوب صاحب (۳۳) جناب الٰہی بخش صاحب (۳۴) ڈاکٹر فضلدین صاحب (۳۵) ڈاکٹر بشری صاحب (۳۹) ڈاکٹر بی۔ ڈی احمد صاحب

سکھوں اور آریوں میں نور کے اہم تبلیغی فرض کو مدنظر رکھکر ان دوستوں کا تو فرض ہے نہ صرف اپنا چندہ ہی۔ بلکہ خاص اعانت اور مزید خریدار مہیا فرما دیں۔ اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو کم از کم اپنا چندہ تو فی الفور ادا فرما دینا چاہیئے۔

(مینجر نور قادیان)

ڈاکٹر شفیع احمد اور حکومت دہلی

ڈاکٹر شفیع احمد صاحب مدیر "زلزلہ" دہلی آجکل جیل میں ہیں آپ کو قید محض کی سزا ملی تھی۔ لیکن آپ نے محض اس خیال سے کہ مشقت کی وجہ سے میعاد میں کچھ تخفیف ہو جائیگی۔ خود افسروں سے کہکر اپنی قید بامشقت کرالی تھی۔ ڈاکٹر صاحب مدت دراز سے اختلاج القلب کی بیماری میں مبتلا تھے۔ ہمیں تازہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ آجکل آپ جیل میں تین پریسوں پر کتابت اور سنگسازی کی مشقت کر رہے ہیں۔ اور جیل کی ناقص خوراک محنت کی شدت اور بیماری کیوجہ سے آپ کا وزن ۲۲ پونڈ کم ہو گیا ہے لیکن حکومت دہلی ابھی تک متوجہ نہیں ہوی ...... اور ڈاکٹر صاحب کے متعلقین کی عرضداشتوں کے باوجود ان کو رہا کرنے کی کوئی تدبیر نہیں کیگئی۔ شردہانند آنجہانی کے فرزند پروفیسر اندر کا وزن جیل خانے میں صرف بارہ پونڈ کم ہو گیا تھا تو انکو دیکھنے کیلئے ڈاکٹر انصاری دہلی سے فیروزپور گئے تھے۔ اور حکومت نے ڈاکٹر صاحب ہی کی رپورٹ پر انکو رہا کر دیا تھا۔ لیکن غریب و بیکس ڈاکٹر شفیع احمد کا کوئی پرساں نہیں اور ڈاکٹر انصاری کو بھی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ کسیوقت اس غریب کو دیکھ لیتے اور اس کا صحیح حال اخباروں میں شائع کرا دیتے۔

اگر ڈاکٹر انصاری یا ان کے حامی ڈاکٹر شفیع احمد کے متعلق یہ کہیں کہ وہ فرقہ دار جھگڑوں میں قید ہوئے تھے اور ہمارا ان کا کوئی تعلق نہیں تو ہم یہ دریافت کریں گے۔ کہ پروفیسر اندر کہاں کے قوم پرست اور حریت پسند واقع ہوئے ہیں۔ جن کے لئے ڈاکٹر صاحب نے یہ زحمت گوارا فرمائی تھی۔

ہم دہلی کے حکام کو بتانا چاہتے ہیں۔ کہ ڈاکٹر شفیع احمد کی صحت بہت تشویش انگیز صورت اختیار کر چکی ہے۔ انکا وزن ۲۲ پونڈ کم ہو چکا ہے انہوں نے چوری نہیں کی۔ ڈاکہ نہیں مارا صرف آزادانہ اظہار خیالات کے جرم میں ماخوذ ہوئے تھے۔ اہل اسکام کو چاہیئے کہ فورًا انکو رہا کر دیں تا کہ وہ اپنا علاج کرا سکیں۔ (انقلاب ۲۵۔ دسمبر)

KHILAFAT LIBRARY

ضروری اطلاع

ان دوستوں کا سال جن کے اسماء معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں۔ اخیر فروری تک ختم ہوتا ہے۔ ان سب کے نام یکم فروری کو وی پی ہوں گے۔ اگر کسی صاحب کو کسی وجہ سے آیندہ سال کیلئے نور کا ساتھ دینا منظور نہ ہو۔ تو وہ ۲۷ جنوری ۱۹۲۹ء سے پہلے پہلے دفتر نور میں اپنے ارادہ سے ضرور اطلاع دیدیں۔ جو دوست نور سے جدائی اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ان پر ایک گونہ افسوس تو ضرور ہوتا ہے۔ کہ وہ نور جیسے مجاہد اور غازی پرچہ جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کا واحد ذریعہ ہے کے لئے تین روپیہ سال کی تھوڑی رقم بھی قربان نہیں کر سکتے۔ مگر ان لوگوں کی بے اعتنائی کا کیا کہنا۔ جو باوجود پیشتر اطلاع ملنے کے بھی خاموش رہتے ہیں۔ اور وقت پر وی۔پی واپس کر دیتے ہیں۔ اور بلاوجہ دفتر نور کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا یہ اخلاقی گناہ ناقابل عفو ہے۔ اگر وہ ایک مجاہد پرچے کی اعانت نہیں کر سکتے۔ تو نقصان پہنچا کر حوصلہ شکنی بھی کیوں کریں۔

نام	رقم	نام	رقم
نمبر ۳۴۰ اخوانزادہ محمد افضل خاں صاحب	عہ	نمبر ۶۴ منشی غلام حیدر صاحب	ہے ۲/
۳۵ سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	عہ	۱۰۱ منشی غلام قادر صاحب	ہے ۲/
۳۶ حاجی عبدالعظیم صاحب	ہے ۲/	۱۱۱ میر اسحاق علی صاحب	ہے ۲/
۳۷ خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب	ہے ۲/	۱۲۹ منشی عبداللہ خاں صاحب	ہے ۲/
۳۹ مرزا نصراللہ بیگ صاحب	ہے ۲/	۱۳۱ میاں محمد ابراہیم صاحب	ہے ۲/
۴۰ مولوی محمد احسان الحق صاحب	عہ	۱۳۸ محمد عزیز اللہ صاحب	ہے ۲/
۴۱ سید محی الدین احمد صاحب	ہے ۲/	۱۳۹ سید مبارک علی شاہ صاحب	ہے ۲/
۴۲ مولوی احمد علی صاحب	لعہ	۱۴۰ حافظ عبدالعلی صاحب	ہے ۲/
۴۳ قاضی عبدالقادر صاحب	ہے ۲/	۱۴۱ سید فخرالاسلام صاحب	ہے ۲/
۴۵ جناب شیخ حسن صاحب	عہ	۱۴۲ منشی محمد اسمٰعیل صاحب	ہے ۲/
۴۶ مولوی غلام حسن صاحب	ہے ۲/	۱۵۶ میاں محمد ہاشم صاحب	ہے ۲/
۴۷ منشی کرم بخش صاحب	ہے ۲/	۱۵۷ ڈاکٹر فتح الدین صاحب	ہے ۲/
۴۹ الیس محمد امین و فضل کریم صاحبان	ہے ۲/	۱۶۵ مولوی صدرالدین صاحب	ہے ۲/
۵۰ شیخ منظور علی صاحب	ہے ۲/	۱۶۶ چودہری محمد حسین صاحب	ہے ۲/
۵۱ چودہری عبدالمالک صاحب	ہے ۲/	۱۶۷ ڈاکٹر پیر بخش صاحب	ہے ۲/
۵۲ منشی محمد حسین صاحب	عہ	۱۸۱ میاں محمد صاحب ورک اورسیر	ہے ۲/
۵۴ مولوی کرم داد صاحب	ہے ۲/	۱۸۴ شیخ حمید احمد صاحب	ہے ۲/
۵۵ حکیم محمد قاسم صاحب	ہے ۲/	۱۸۵ چودہری فضل احمد صاحب	ہے ۲/
۵۶ سردار شیر بہادر خاں صاحب	ہے ۲/	۱۸۶ شیخ غلام نبی صاحب	ہے ۲/
۵۷ صوبیدار میجر خان بہادر سعد اللہ خاں صاحب	عہ	۱۸۷ شیخ غازی الدین صاحب	ہے ۲/
۶۲ شیخ مولا بخش صاحب	ہے ۲/	۱۸۸ بابو قمرالدین صاحب محکمہ نہر مالاکنڈ	ہے ۲/
۶۲ چودہری غلام حیدر صاحب	ہے ۲/	۳۳۲ منیجر مسلم ریڈنگ روم	ہے ۲/

ایک اور ضروری اطلاع

یہ دوست جن کے نام معہ نمبر خریداری نیچے درج ہیں۔ ایک ایک دو دو مرتبہ نور کا وی۔پی بمد امانت رکھکر یا کسی اور صورت میں واپس کر چکے ہیں۔ اور میں اب تک حسن ظنی سے یہی سمجھتا ہوں کہ درحقیقت ان دوستوں کا منشا وی پی وصول کرنے کا تھا۔ مگر وقت پر قیمت میسر نہ آنے یا بھول جانے یا کسی اور وجہ سے وی۔پی واپس ہوئے۔ ورنہ یہ کس دوست سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ وہ جان بوجھ کر نور جیسے مجاہد اور غازی پرچے کا وی۔پی واپس کرے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ ہے۔ اب ان دوستوں کے نام یکم فروری ۱۹۲۹ء کو انشاء اللہ وی پی ہوں گے۔ اور مجھے قوی امید رکھنی چاہئیے کہ یہ دوست ضرور اس مرتبہ نور ایسے مجاہد اور غازی پرچہ کا وی پی وصول کر کے خصوصیت سے دعا اور شکریہ کا موقعہ دینگے۔ باوجود نور کو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا واحد ذریعہ مانتے ہوئے اگر پھر بھی کسی صاحب کو نور کا وی پی وصول کرنے میں کچھ تامل ہو تو وہ مہربانی ۲۷ جنوری ۱۹۲۹ء تک ایک کارڈ کے ذریعہ اور اگر پوسٹ کارڈ پر بھی دو پیسے خرچ کرنا دو بھر سمجھیں تو پھر بیرنگ خط کے ذریعہ اطلاع دینا ان کا اخلاقی فرض ہوگا۔ تاکہ نور جس کا فنڈ پہلے ہی کمزور ہے۔ اس خواہ مخواہ کے نقصان سے بچے۔

نام	رقم	نام	رقم
۲۹۷ شیخ محمد ابراہیم صاحب	ہے ۶/	۲۶ منشی محمد یوسف صاحب	ہے ۶/
۴۸۱ جناب محمد اکرم خانصاحب بی اے	ہے ۲/	۱۵ چودہری غلام سرور صاحب	ہے ۲/
۵۰۸ سید عزیز اللہ شاہ صاحب	ہے ۲/	۱۱۸ ڈاکٹر محمد الدین صاحب	ہے ۴/
۲۲۳ شیخ محمد عبداللہ صاحب	ہے ۴/	۲۴۷ راجہ عبداللہ خاں صاحب	ہے ۴/
۴۲۴ مولوی علی احمد صاحب ایم اے	ہے ۴/	۱۰۸ حاجی عبدالقدیر صاحب	عہ
۱۰۵ میاں محمد اشرف صاحب بی اے	عہ	۵۰۶ کے ڈی سیٹھ عبدالغفور صاحب	عہ
۵۴۴ جناب انعام اللہ خاں صاحب	عہ ۴/	۳۱ منشی غلام رسول صاحب	ہے ۴/
۲۴۳ چوہدری محمد علی خاں صاحب	ہے ۴/	۲۴۶ شیخ مخدوم صاحب حوالدار	ہے ۶/
۴۶۳ مولوی عبدالعزیز صاحب بی اے	ہے ۶/	۱۰۳ سید محمد عقیل صاحب	ہے ۶/
۱۲۳ سید عباس علی شاہ صاحب	ہے ۴/	۹۹ مولوی غلام نبی صاحب	ہے ۸/
۴۶۵ ڈاکٹر عطاء الدین صاحب	ہے ۴/	۳۰۵ قاضی محمد شفیق صاحب ایم اے۔	ہے ۶/
۱۲۶ چوہدری امیر علی صاحب	ہے ۴/	۵۴۳ میاں غلام حیدر صاحب	ہے ۶/
۱۵۵ جناب لعہ چوہدری ظہور احمد صاحب	ہے ۴/	۵۴۱ سید حسین صاحب وکیل	ہے ۶/
۵۵۶ جناب محمد بخش صاحب	ہے ۴/	؎ میر عزیز الدین صاحب	ہے ۴/
۴۳۹ شیخ نثار محمد صاحب	ہے ۴/	۲۴ بابو غلام محمد صاحب	ہے ۴/
۲۳۶ جناب محمد نواب خاں صاحب	ہے ۴/	۴۶۱ ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب	ہے ۴/
۱۱۶ بابو نثار اللہ صاحب	ہے ۴/	۲۷۸ مسٹر عبدالسلام صاحب	ہے ۴/
۴۶۷ میاں محمد زمان صاحب	ہے ۴/	۱۰۱ سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ پشاور	ہے ۴/
۳۰۸ میاں غلام حسین صاحب	ہے ۴/	۵۵۵ بابو عطاء اللہ صاحب	ہے ۴/

نمبر ۴۸۴	بابو برکت علی خاں صاحب	۲ر
نمبر ۴۸۵	سردار سکندر حیات خاں صاحب	۵
نمبر ۴۸۶	حکیم رحمت علی صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۲	جناب فضل حسین خاں صاحب گ۔ ڈ	۲ر
نمبر ۵۶۳	مستری کریم بخش صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۴	چودہری عصمت اللہ صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۵	بابو عبداللہ جان صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۶	حاجی غلام محمد صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۷	سردار رنجیت سنگھ صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۸	جناب محمد حسین صاحب	۲ر
نمبر ۵۶۹	جناب عبدالرحمن صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۰	ملک اللہ رکھا صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۱	جناب محمد شکر اللہ صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۲	جناب شیر زمان خاں صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۳	جناب فقیر محمد صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۴	جناب مولانا قادر بخش صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۵	مولوی سید ابوالہاشم صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۶	مستری فتح محمد صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۷	مولوی عبدالحی صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۸	جناب خادم حسین صاحب	۲ر
نمبر ۵۷۹	چودہری نور حسین صاحب	۲ر
نمبر ۵۸۰	جناب غلام رسول صاحب	۲ر
نمبر ۱۷۲	حکیم ابو طاہر صاحب	۴ر
نمبر ۱۹	سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ کہاریاں	۴ر
نمبر ۱۲۱	سید وزارت حسین صاحب	۴ر
نمبر ۳۲۶	مولوی محمد موسےٰ صاحب	۴ر
نمبر ۵۰۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب	۴ر
نمبر ۶۰۸	منشی محمد اشرف خاں صاحب	۴ر
نمبر ۴۵۸	ملک حسن خاں صاحب	۴ر
نمبر ۱۷۶	میاں حیات محمد صاحب	۴ر
نمبر ۱۴۱	چودہری یار دین صاحب	۴ر
نمبر ۴۳۹	شیخ فضل حق صاحب	۴ر

KHILAFAT LIBRARY

مختصر روئداد جلسہ سالانہ ۱۹۲۸ء

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور اسکی ذرہ نوازی کے طفیل جماعت احمدیہ کا سالانہ اجتماع ۲۶ دسمبر ۲۸ء سے شروع ہوکر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء کو بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک۔ سالانہ جلسہ کے مہمان ۱۹ دسمبر سے قبل ہی آنا شروع ہو گئے تھے اور مہمانوں کی ایک خاصی تعداد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی معیت میں ۱۹ دسمبر کو جبکہ پہلی گاڑی قادیان آئی قادیان پہنچ گئی۔ لیکن ۲۳ دسمبر کے بعد قادیان آنے والوں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی۔ کہ محکمہ ریلوے کو تین معمولی ٹرینوں کے علاوہ ایک سپیشل ٹرین روزانہ چلانی پڑی۔ جو ۲۸ دسمبر تک چلتی رہی۔

مہانوں کو آرام و آسائش پہونچانے کے لئے اسٹیشن پر والنٹیروں کا انتظام تھا جو ہر گاڑی پر موجود رہکر مہمانوں کے ہر طرح کے آرام کا خیال رکھتے۔ اور ان کا اسباب جائے رہائش تک پہنچاتے تھے۔ حسب دستور مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام جماعت وار تھا اور والنٹیرز نہایت ہمت سے ۹ بجے صبح سے قبل کھانا کھلا دیتے تھے۔ تا احباب جلسہ کی کاروائی میں ابتداء سے ہی حصہ لے سکیں۔ یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر جلسہ تعداد مہمانان کے لحاظ سے پہلے سے بہت بڑھ چڑھ کر ہوتا ہے۔ لیکن اس سال مہمانوں کی کثرت بہت زیادہ تھی۔ اور باوجودیکہ جلسہ گاہ کا رقبہ ۱۳۰ × ۱۱۰ فٹ تھا۔ جو گذشتہ سالوں کی نسبت زیادہ تھا۔ اور پندرہ سیڑہیوں کی گیلریاں۔ چاروں طرف ترتیب سے بنائی گئی تھیں۔ لیکن پھر بھی ۲۷ دسمبر کو جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ گاہ میں نزول اجلال فرمایا جگہ کی تنگی محسوس ہو رہی تھی۔ اور بہت سے لوگ مجبوراً گیلریوں کے نیچے کھڑے تھے۔

۲۶ دسمبر کی کاروائی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ کا باقاعدہ افتتاح کرنے سے قبل مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم شہید مارسیشس کے لڑکے نے جنکی عمر ۱۰۔ ۱۱ سال کی ہوگی تلاوت قرآن مجید کی پھر حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے تلاوت قرآن کریم کی اور مولوی غلام احمد صاحب اختر نے اور چند دیگر دوستوں نے دلچسپ نظمیں سنائیں۔

۱۰ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے باوجود علالت طبع اور سخت نقاہت کے بنفس نفیس جلسہ کا افتتاح ایک مختصری تقریر اور دعا کے ساتھ فرمایا جس میں دوستوں کو خشوع و خضوع سے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی .... حضور کے تشریف لے جانے پر جلسہ کی کارروائی زیر صدارت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب شروع ہوئی۔

جناب چودہری ظفر اللہ خاں صاحب بیرسٹر و ممبر پنجاب کونسل لاہور نے اسلام و حفظان صحت کے موضوع پر ایک مفید تقریر فرمائی۔ جس میں بتایا کہ اسلام نے روحانی ترقی کے ساتھ صحت جسمانی کا خیال رکھنے کا بھی خاص طور پر حکم دیا ہے۔ گویا روحانی و جسمانی ترقی کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ اسلئے ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنی جسمانی صحت کی غور و پرداخت نہایت احتیاط اور توجہ سے کرے۔ اور ان اصول پر خاص طور پر کاربند ہو جو اسکی صحت کی درستی کے لئے ضروری ہیں۔ اور ایسا کرنے سے وہ دنیاوی طور پر تکلیفات اور بیماریوں سے محفوظ رہنے کے علاوہ خدا تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کرنے والا ہوگا۔ نیز آپ نے چند ایک ایسے اصول بیان کئے جو طبی نقطہ نگاہ سے انسانی صحت کی درستی میں ممد ہو سکتے ہیں۔ جناب چودہری صاحب کی تقریر کے لئے پروگرام میں ایک گھنٹہ وقت رکھا گیا تھا۔ اور آپ نے مقررہ وقت میں تقریر ختم کی۔

جناب درد صاحب کی تقریر جناب چودہری صاحب کے بعد جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد سابق مبلغ انگلینڈ نے مغربی دنیا میں عیسائیت کی موجودہ حالت اور تبلیغ اسلام کے لئے موقعہ پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ یورپ کی دنیاوی ترقیات اس وجہ سے نہیں ہیں۔ کہ وہ عیسائی مذہب رکھتا ہے۔ کیونکہ عملاً یورپ عیسائیت کو خیرباد کہہ چکا ہے۔ اور وہاں کے لوگ اسلامی خوبیوں کے قائل ہو رہے ہیں۔ اور ایک ایسے رہبر کی تلاش میں ہیں۔ کہ جو انہیں اس روحانی کرب سے نجات دے۔ جس میں وہ مبتلا ہیں بلکہ ان کی ترقی کیوجہ انکی جد وجہد ہے۔

آپ نے بتایا جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان میں نہایت کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ اور ایسے لوگ وہاں پیدا ہو رہے ہیں۔ جو اسلام کے ہر ایک حکم پر عمل کرنا اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

درد صاحب کی تقریر پر پہلا اجلاس ختم ہوا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی علالت

KHILAFAT LIBRARY

کی وجہ سے مولانا مولوی شیر علی صاحب نے مجمع کو ظہر و عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھائیں ۔ اور ایام جلسہ میں مولانا موصوف ہی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی نیابت میں نمازیں پڑھاتے رہے

دوسرا اجلاس

اڑھائی بجے دوسرا اجلاس شروع ہوا تلاوت قرآن کریم اور مولوی غلام احمد صاحب اختر و محمد حسن صاحب رہتاسی کی نظموں کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب نے "ضرورت نبوۃ" پر تقریر کی۔ اور قرآن کریم کے حوالہ جات سے ثابت کیا۔ کہ نبوت کی جو ضرورتیں قرآن کریم نے بیان کی ہیں وہ اس وقت بھی موجود ہیں۔ اسلئے نبوت کی اس زمانہ میں بھی ضرورت تھی۔ جیسی پہلے کسی نبی کے زمانہ میں ہوسکتی تھی۔ مولوی صاحب کی تقریر کو حاضرین نے بہت دلچسپی سے سنا اور پسند کیا۔

رپورٹ صیغہ جات انجمن احمدیہ

مولوی صاحب کی تقریر کے بعد جناب ناظر صاحب اعلیٰ نے صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی

ریلوے حکام کا شکریہ

اسی دوران میں آپ نے ریلوے حکام کے شکریہ کا ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ انہوں نے سالانہ جلسے پر ریل گاڑیوں کا اعلےٰ انتظام کر کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو بہت آرام پہنچایا ہے۔ یہ ریزولیوشن متفقہ طور پر پاس ہوا۔ اور ریلوے حکام کو بذریعہ تار اسکی اطلاع دی گئی۔ اسپر ۲۶ دسمبر کی کارروائی ختم ہوئی

پروگرام میں تبدیلی

اسدن کے پروگرام میں خطبہ مجلس استقبالیہ جناب ناظر صاحب ضیافت کی طرف سے پیش ہونا درج تہا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخی شخصیت پر جناب میر محمد اسحاق صاحب کا لیکچر تہا۔ لیکن افسوس کہ جناب میر صاحب موصوف چونکہ جلسہ سالانہ کے تمام انتظامات کے انچارج تہے۔ اسلئے آپ نہ خطبہ استقبالیہ پیش کرسکے اور نہ تقریر فرما سکے۔ اس وجہ سے پروگرام کے مطابق کارروائی نہ ہوسکی۔ اسیطرح ضرورت نبوت پر جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری۔ ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ کی تقریر تھی۔ مگر وہ گلہ کی خرابی کیوجہ سے تقریر نہ کرسکے۔ اور ان کی جگہ مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو کھڑا کیا گیا۔ پروگرام میں اس طرح تغیر و تبدل ہونے کیوجہ سے جلسہ میں انتشار پیدا ہوگیا۔ اور بہت سے لوگ جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے کے نہایت اہم اور ضروری لیکچر کو نہ سن سکے۔

مولوی اللہ دتا صاحب کے کھڑے ہونے پر بھی حاضرین کی تعداد اتنی نہ تھی۔ جتنی ہونی چاہئے تھی۔ اور جناب ناظر صاحب اعلےٰ کے صیغہ جات کی رپورٹ سنانے کے وقت تو اور بھی کمی واقع ہوگئی۔ اور بہت سے لوگ اُٹھ کر جانے لگے حالانکہ صیغہ جات کی رپورٹ نہایت اہم اور ضروری چیز ہے۔ جس کا سننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ چونکہ عام طور پر رپورٹ کو ایک خشک مضمون سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے کم لوگ اسکی طرف توجہ کرتے ہیں۔ لیکن اسکی اہمیت اور ضرورت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اسلئے کوئی ایسا طریق ضرور اختیار کرنا چاہئے کہ تمام انجمنوں کے کارکن اور ذمہ وار ارکان کو اُلف رپورٹ سے آگاہ ہوسکیں

۲۷ دسمبر کی کارروائی

۲۷ دسمبر کی کارروائی پورے وقت پر شروع ہوئی اور جناب میر محمد اسحٰق صاحب نے جلسہ کی کارروائی کو باقاعدہ اور بہت احسن طور پر چلا کر دکھا دیا۔ کہ اگر ضرورتاً اور مجبوراً پروگرام میں تبدیلی کرنی پڑے۔ تو بھی جلسہ عمدگی کے ساتھ ہوسکتا ہے چونکہ جناب چودہری فتح محمد صاحب سیال اپنی اہلیہ صاحبہ کی شدید علالت کے باعث تشریف نہ لاسکے اس لئے ان کی بجائے

جناب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی

نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام سے چند ایک نہایت دلچسپ واقعات سنا کر حاضرین کے ایمانوں کو تازہ کیا۔ حاضرین نے جناب شیخ صاحب موصوف کی تقریر پسند کی ان کے بعد

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب

تربیت اولاد پر نصف گھنٹہ تقریر فرمائی۔ چونکہ وقت بہت کم تھا۔ اسلئے پوری طرح تفصیل بیان نہ ہوسکی۔

مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب کے بعد نصف گھنٹہ

صاحبزادہ عبدالسلام صاحب

ابن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کو تقریر کے لئے دیا گیا۔ جس میں انہوں نے دلچسپ تقریر کی۔ ان کی تقریر کے بعد جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب ناظر اعلیٰ نے شراب نوشی کے خلاف حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

جماعت احمدیہ کے پندرہ ہزار نمایندگان اپنے سالانہ اجلاس میں جمع ہو کر بالاتفاق گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ جلد سے جلد پنجاب میں شراب نوشی کے انسداد کا مناسب انتظام کرے۔ یہ ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا

اسکے بعد

جناب مولوی غلام رسول صاحب

راجیکی نے نبوت حضرت مسیح موعود اور غیر مبایعین کے مسئلہ پر تقریر فرمائی جو بہت دلچسپ تھی۔ اور سامعین نے اس پر بڑی خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد پہلا اجلاس ختم ہوا۔ نماز ظہر و عصر کے بعد

دوسرا اجلاس

شروع ہوا۔ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تشریف آوری سے قبل منشی قاسم علی صاحب قادیانی اور دیگر کئی دوستوں نے نظمیں پڑھیں اور جب حضور تشریف لائے تو حاضرین نے نہایت ہی بلند اور پُر زور نعرہ تکبیر سے حضور کا استقبال کیا۔ اگرچہ ڈاکٹر صاحبان نے حضور کی کمزوری صحت کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف ایک گھنٹہ بولنے کی درخواست کی تھی۔ مگر حضور نے اپنے خدام کے اخلاص اور تڑپ کو دیکھ کر دو گھنٹہ سے زیادہ تقریر کی جس میں جماعت کی تمدنی ترقی کے ذرائع بتلائے۔ نیز مولوی محمد علی صاحب کی اپنے جلسہ میں تقریر کا ذکر کرتے ہوئے مقابلہ پر تفسیر قرآن لکھنے کے چیلنج کا اعادہ فرمایا مولوی صاحب نے مالی لحاظ سے اپنی انجمن اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کا مقابلہ کرتے ہوئے دعوےٰ کیا تہا۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں زیادہ ترقی کر رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا اگر مولوی صاحب کا یہ دعویٰ مان بھی لیا جائے کہ وہ مالی لحاظ سے ترقی پر ہیں۔ تو بھی یہ ایک مذہبی گروہ کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔ دیکھنا یہ چاہئے۔ کہ کس جماعت کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کی روح زیادہ پائی جاتی ہے۔ مولوی صاحب کے بخیال تین پیسے فی روپیہ چندہ اب دینے لگے ہیں۔ مگر ہماری جماعت مدت سے ایک آنہ فی روپیہ دیتی ہے۔ حضور نے اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا۔ مولوی صاحب کے ہاتھ پر چودہ سال کے عرصہ میں جتنے احمدی ہوئے ہیں۔ ان کا مقابلہ میرے ہاتھ پر ایک سال میں احمدی ہونے والوں سے کرلیں۔ اسیطرح غیر مسلموں کے مسلمان ہونے کا بھی۔ چونکہ شام کا وقت قریب ہوگیا تہا۔ اور سردی بڑھ رہی تھی۔ جس کا حضور کی ناساز طبیعت پر ناگوار اثر پڑتا تھا۔ اسلئے ڈاکٹروں کے اصرار پر حضور نے تقریر ختم کردی۔

۲۸ دسمبر کی کارروائی

۲۸ دسمبر کی رات سے ہی بہت تیز ہوا چلنے لگی۔ اور صبح کو کافی گہرا ابر بھی ہوگیا لیکن جلسہ گاہ میں جو کھلے میدان میں تھی۔ لوگ جمع ہونے لگے۔ اور

جلسہ کی کارروائی بھی زیر صدارت خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب علیگڈھ شروع کردی گئی۔ یعنی تلاوت اور نظم کے بعد مولوی اللہ دتا صاحب مولوی فاضل کو میر قاسم علی صاحب کی بجائے تاریخ آریہ سماج اور اس کے اختلافات پر لیکچر دینے کے لئے کھڑا کیا گیا لیکن ابھی انہوں نے چند تمہیدی امور ہی بیان کئے تھے۔ کہ بارش شروع ہو گئی۔ چونکہ سخت تیز ہوا اور بارش میں بیٹھنا مشکل تھا۔ اسلئے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ہائی سکول کے کمروں مسجد نور اور بورڈنگ ہائی سکول وغیرہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جب بارش تھم گئی۔ تو جلسہ گاہ بھرنی شروع ہو گئی۔

اور بارہ بجے کے قریب دوبارہ جلسہ شروع ہوا۔ اس وقت خیاء نیر صاحب نے ذکر حبیبؐ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تقریر کی نیر صاحب کا بیان دلچسپ تھا۔ اور ایک بجے کے قریب جلسہ نماز کیلئے برخاست ہوا۔ نماز جمع کے بعد جب احباب جلسہ گاہ میں جمع ہوئے۔ تو پھر

KHILAFAT LIBRARY

بارش شروع ہو گئی اور پہلے سے بہت زیادہ زور کی بارش ہونے لگی۔ کچھ دیر تو اس کے تھم جانے کا انتظار کیا گیا۔ اور مجمع بارش میں بھیگتا رہا۔ لیکن جب بہت زیادہ پانی برسنے لگا۔ تو لوگ منتشر ہو گئے۔ اور مختلف مقامات میں جا ٹھہرے۔ ایک گھنٹہ کے قریب بارش ہوتی رہی آخر جب مینہ بند ہوا۔ تو

اعلان کیا گیا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ دعا کر کے جلسہ ختم کرنے کے لئے تشریف لا رہے ہیں اس پر لوگ دوڑ دوڑ کر جلسہ گاہ پر پہنچنے شروع ہو گئے۔ اور باوجود اس کے کہ فرش بالکل بھیگ گیا تھا۔ جو زمین پر معمولی گھاس بچھا کر بنایا گیا تھا۔ اور گیلریوں کے تختے بھی گیلے تھے لوگ جلسہ گاہ میں بیٹھنے لگے۔

بارش برسنے پر لوگوں کا جلسہ گاہ سے اٹھنا۔ اور پھر ذرا تھمنے پر بھاگ دوڑ کر واپس آنا۔ ایک ایسا نظارہ تھا۔ جو دلوں پر خاص اثر ڈالتا تھا۔ اور اس سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ احباب اپنی جسمانی تکلیف کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے تقریریں سننے کے کس قدر شائق ہیں۔ اور جب یہ اعلان ہوا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح بذات خود جلسہ گاہ میں تشریف لا رہے ہیں۔ تو

احباب کی خوشی و مسرت کی حد نہ رہی۔ اور جہاں جہاں وہ کھڑے یا بیٹھے تھے۔ وہاں سے فوراً جلسہ گاہ کی طرف دوڑے۔ اور ایک لمحہ میں جلسہ گاہ بھر گئی۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے۔ بارش کیوجہ سے فرش بالکل بھیگ گیا تھا ابھی ابر پورے طور پر چھایا ہوا تھا۔ ہوا بہت تیز چل رہی تھی جسنے سردی میں بہت اضافہ کر دیا تھا۔ لیکن احباب نہایت شوق سے آ آ کر اطمینان سے گیلی زمین پر بیٹھ گئے۔ کہ گویا انہیں سردی کا کوئی احساس ہی نہیں۔ اور وہ نہایت آرام دہ گرم مقام پر بیٹھے ہوئے ہیں۔

حضرت اقدس کے تشریف لانے سے قبل تھوڑی دیر میں ہی جلسہ گاہ میں عظیم الشان مجمع ہو گیا۔ اور حضور کی آمد پر تمام مجمع نے نہایت پر زور

نعرہ تکبیر بلند کیا اس وقت چونکہ بارش تھمی ہوئی تھی۔ اسلئے دعا کرنے سے قبل حضور نے مختصر سی تقریر کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اور تقریر میں خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ کہ اس نے اپنے فضل سے سب احباب کے ساتھ ملکر دعا کرنے کا موقعہ عطا فرمایا ہے۔ حضور نے فرمایا جب بارش ہو رہی تھی۔ تو یہ خیال کر کے کہ تمام احباب کا ایک جگہ جمع ہو کر دعا کرنا مشکل ہے۔

ایک تحریر لکھی گئی۔ جس میں یہ لکھا تھا کہ سوا پانچ بجے میں دعا کروں گا۔ سب احباب اپنے اپنے کمروں میں اس وقت دعا کریں۔ ابھی اس تحریر کی نقلیں ہی ہو رہی تھیں کہ خدا تعالیٰ نے بارش بند کر دی۔ اور میں نے نقلیں کرنے والوں کو روک دیا۔ اس کے بعد حضور نے

علمی مضمون کا ذکر فرماتے ہوئے جو اس دفعہ حضور نے بیان کرنا تھا۔ فرمایا۔ وہ تو بیان نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اب وقت نہیں ہے۔ اس کے متعلق بعض نوٹ سنا دئیے جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے مختصراً فرمایا۔ کہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے اور اس کے مطالب عالیہ سمجھنے کے لئے کن امور پر غور کرنا ضروری ہے اسی سلسلہ میں حضور نے

انگریزی ترجمۃ القرآن کا دیباچہ لکھنے کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا۔ کہ اس میں کن امور کو مد نظر رکھا جائیگا۔ اور وہ کیسے اہم اور ضروری ہیں۔ حاضرین کی درخواست پر حضور نے ایک دو باتیں بطور نمونہ بیان فرمائیں۔

حضور کی تقریر کے دوران میں بارش پھر شروع ہو گئی۔ مگر کیا مجال کہ کئی ہزار کے مجمع میں سے کسی ایک نے بھی اس کا کچھ خیال کیا ہو۔ (الفضل)

وصیت نمبر ۲۸۹۷ میں حسن بی بی زوجہ غلام محمد قوم سیٹھی مسلمان احمدی پیشہ خانہ داری عمر پچاس سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن مہاجرہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۲۱ جولائی ۱۹۲۸ء کو میری جائداد مہر بار زیور کل دو سو روپیہ کی ہے۔ اور مہر بھی بصورت زیور مجھے خاوند نے ادا کر دیا ہے۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ نیز یہ بھی لکھدیتی ہوں کہ اگر میری وفات کے بعد اس جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔

العبد حسن بی بی موصیہ

گواہ شد غلام محمد پنشنر الف نمبر خاوند موصیہ گواہ شد محمد عظمت اللہ بقلم خود

وصیت نمبر ۲۹۱۱ میں مہر دین ولد پیر اندتا قوم ککے زئی پیشہ امامت عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۵ء ساکن لالہ موسےٰ ڈاک خانہ لالہ موسے تحصیل کھاریاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۸ ۱۲ کو حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ یعنی ایک مکان جسکی قیمت تخمیناً دو ہزار روپیہ ہے۔ لیکن میرا گزارہ اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت عہ روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کر دوں۔ تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا مکان مندرجہ بالا واقعہ لالہ موسےٰ ہے۔ بقلم الہ بخش احمدی چک نمبر ۹ شمالی۔

العبد مہر الدین بقلم خود

گواہ شد۔ الہ بخش احمدی چک نمبر ۹ شمالی۔ گواہ شد محمد بخش گرداور قانون گوئے۔ مڈھ رانجھا۔ بقلم خود۔

اخبار نور کی توسیع اشاعت میں حصہ لینا ہر احمدی کا فرض اولیٰ ہے۔ مینیجر

اکسیر البدن (رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ)

یہ اہم بامعنی وعاجلہ دماغی اور بدنی کمزوریوں کا ایک ہی علاج ہے۔ کئی ناتواں اور گئے گذرے انسان اسکے استعمال سے از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر دنیا میں لطف زندگی سے مستفیض ہونا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچروپے علاوہ محصول ڈاک۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک تجربہ کار حکیم کی شہادت

جناب مولوی حکیم قطب الدین صاحب جو قادیان کے سب سے پرانے اور تجربہ کار حکیم ہیں وہ اکسیر البدن کے متعلق اپنا تجربہ یوں تحریر فرماتے ہیں مجھے کمر درد کی سخت شکایت تھی یہاں تک کہ اٹھنے بیٹھنے سے سخت لاچار تھا آپ کی دوا اکسیر البدن سے میری صحت اچھی ہو گئی ہے واقعی یہ دوا مقوی جسم واعصاب ودماغ دباہ ہے۔

موتی سرمہ (رجسٹرڈ از گورنمنٹ عالیہ)

ضعف بصر ککرے۔ خارش چشم ججوں۔ پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ گوناخنہ زرنمہ ابتدائی مرتیابند۔ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے جسے ڈاکٹر شیفتہ اور حکما فریفتہ اور بوقت ضرورت بذریعہ تار منگواتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مولوی محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامع احمدیہ اور ناظر مقبرہ بہشتی کی شہادت

فرماتے کہ آپ سے پہلے میں نے آپ ہی میرا طور پر اس سے قبل بہت سے قیمتی سرمے استعمال کئے مگر کچھ فائدہ نہ ہوا لیکن آپ کے سرمہ سے انکی آنکھوں کی سب کمزوری اور بیماری دور ہو گئی۔ اور انکی نظر بجین کے زمانہ کیطرح بالکل ٹھیک اور درست ہو گئی۔ اسپر میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور بدون آپ کے تقاضا کے محض فائدہ عام کیلئے ان الفاظ کو اس غرض کیلئے آپ تک پہنچا تا ہوں کہ اسکو ضرور شائع کر دیں۔ تاکہ دوسرے لوگ بھی اس مفید ترین چیز سے مستفیض ہوں۔

ست سلاجیت

خون پیدا کرتی قوت جسمانی کو بڑھاتی ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط اور درد کمر کو دور کرتی دماغ کو طاقت دیتی اور جدد جوش کو موقوف کرتی ہے۔ مرد و عورت بچے بوڑھے سب کے لئے یکساں مفید اور ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی قیمت فی چھٹانک ایک روپیہ بارہ آنے محصول ڈاک علاوہ

میرزا محسن بیگ صاحب نقشہ نویس بھٹنڈہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ آپ کی ارسال کردہ ست سلاجیت بہت مفید ثابت ہوئی دو چھٹانک اور بھیج دیجئے۔

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کیطرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

سر میں درد۔ چہرہ زرد۔ طبیعت سرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے اکسیر جریان اس نامراد مرض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت دو روپے چار آنے علاوہ محصول ڈاک

موتی دانت پوڈر (رجسٹرڈ)

ڈاکٹروں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ میلے دانت جملہ امراض کا گھر ہیں۔ یہ پوڈر نہ صرف یہی کہ آپ کے دانتوں کو موتیوں کی طرح چمکا کر پھولوں کی سی مہک پیدا کریگا۔ بلکہ انہیں فولاد کیطرح مضبوط بناکر جملہ امراض دندان سے نجات دیگا۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی شہادت۔ جناب مولوی محمد الدین صاحب بی اے سابق مسلم مشنری امریکہ حال مینیجر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان لکھتے ہیں کہ میں نے یہ موتی دانت پوڈر استعمال کیا۔ بہت مفید پایا۔ علاوہ دانتوں کو سفید اور صاف کرنے کے یہ مسوڑہوں کے عوارض کے لئے بھی نہایت مفید ہے

راحت بخش سفوف

یہ مجرب اور لاجواب سفوف ہے۔ جو اپنے حیرت انگیز کرشموں کی بدولت چاروں طرف سے خراج تحسین حاصل کر رہا ہے۔ کئی گھرانے خدا کے فضل اور اسکے کرشمہ مسیحائی کی بدولت اولاد کی بے بہا دولت سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ اولاد کے خواہشمند ایک بار ضرور اسے استعمال کریں۔

قیمت پانچروپے علاوہ محصول ڈاک

جملہ ادویات منگانے کا پتہ

مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب